میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے
مرید مولانا عبدالسمیع صاحب کی ایک تاریخی اور نایاب کتاب

انوارِ ساطعہ

دربیان مولود و فاتحہ
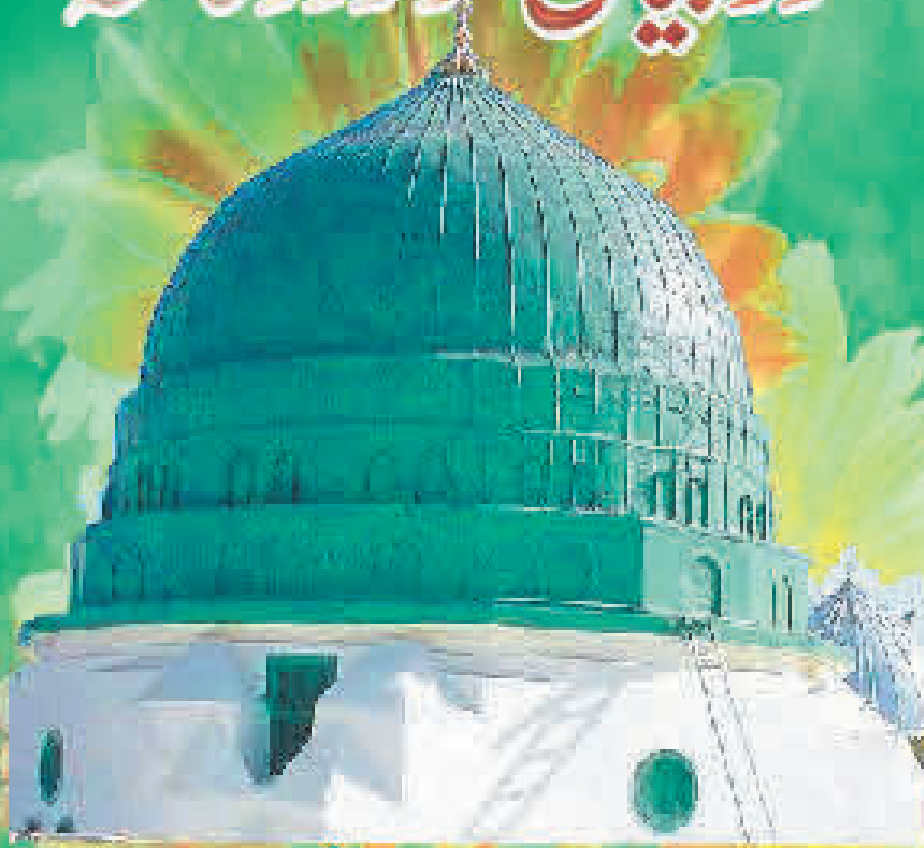
مصنف: مولانا عبدالسمیع صاحب

براہین قاطعہ کا یہ لکھنا صفحہ ۲۰۸ ہم میں کہ (الہام وکشف اولیا کا مفید علم او حجت علی الغیر نہین ہوتا)
عجب بات ہی کیون صاحب شاہ عبد الرحیم و شاہ ولی اللہ وغیرہ عارفین رحمۃ اللہ علیہم سے آپ ایسے بالکل
غیر بن گئے کہ آپ پر اُن کا کشف حجت نہیں ہو سکتا اللہ اللہ ؎ گہے بر طارم اعلیٰ نشینم ؎ گہے بر پشت
پائے خود نہ بینم ۱۰ اب ہم کشف اور رویائے صادقہ کی حقیقت بیان کرتے ہین کشف نام اس کا ہی کہ جب
مرد مرتاض کی حواس و قوی ظاہری شدت مجاہدات سے مضمحل ہو جاتے ہین تو جوہر عقل قوی ہو کر سپرد نور
الٰہی ہو جاتا ہی اُس نور کی تائید سے حقائق اشیا کما ہی فی نفس الامر معلوم ہونے لگتی ہین حدیث میں ایسے شخص
کی نسبت وارد ہوا ہے کہ ینظر بنور اللہ اور سچا خواب وہ ہو کہ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ رویا صالحہ نبوت
کا چھیالیسوان جزو ہے اور حدیث میں ہے کہ نبوت تو ہو چکی اب مبشرات یعنی رویا صالحہ باقی ہین پس
کشف و منام صالحہ کو اس طرح بتحقیر بالکل رد کرنا صحیح نہیں اب ہم بیان کرین بعض وہ مقامات کہ
کشف پر عمل ہوا ہے حضرت خضر کو بعضون نے نبی کہا ہے اور معالم التنزیل مین ہے کہ اکثر اہل علم کے
نزدیک وہ نبی نہیں تھے پھر دیکھئے اُنھون نے الہام و کشف پر عمل کر کے مساکین کی کشتی توڑ ڈالی
اور ایک نوجوان لڑکا مار ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بالاتفاق نبی نہ تھیں اُنھون نے
اپنے بیٹے کو تابوت میں بند کر کے دریا میں ڈالدیا یہ فعل بھی قریب ہلاک کر دینے کے ہے لیکن بالہام
الٰہی کیا یہ سب وقائع قرآن شریف میں موجود ہین اگر انکو شریعت سلف ہونیکا کوئی خیال کرے
تو لیجے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سنیئے مشکوٰۃ کے باب الکرامات میں حدیث عائشہ
عائشہ رضی اللہ عنہا ہین مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل وفات کی
نوبت پہنچی صحابہ کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ کپڑے جسم مبارک سے اُتار کر غسل دیں یا مع کپڑوں کے
کسیکی رائے یہ ہوئی کسی کی وہ تب اللہ تعالےٰ نے سب پر نیند بھیجدی وہ سب سو گئے خواب مین
کیا دیکھتے ہین کہ گھر کے گوشہ مین ایک بولنے والا بولتا ہے کہ غسل دو تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں
سمیت تب وہ لوگ نیند سے اُٹھے اور آپ کو کُرتا پہنے ہوئے غسل دیا اس حدیث میں لفظ قاموا
کا ترجمہ زرقانی شرح مواہب میں یہ کہا ہے کہ انتبہوا من النوم اب دیکھئے یہ بھی عمل صحابہ نے
الہام منامی پر کیا ہے اور بعد صحابہ بھی بہت الہامات پر فقہا و محدثین نے عمل کیا ہے حضرت مجدد
الف ثانی اسکی بابت ایک سوال و جواب لکھتے ہین مکتوبات میں سوال چون دین بہ کتاب و سنت کامل

گشت بعد از کمال بود الہام چہ احتیاج بود وجہ نقصان ماند کہ بالتمام کامل کردہ جواب الہام مظہر کمالات
خفیہ دین است نہ مثبت کمالات زائدہ در دین چنانچہ اجتہاد مظہر احکام است الہام مظہر دقائق و اسرار است
کہ فہم اکثر مردم ازان کوتاہ است ہر چند در اجتہاد و الہام فرق واضح است کہ آن مستند بخالق راست جل سلطانہ
لیکن الہام یک قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد نیست الہام شبیہ اعلام نبی ست کہ ماخذ سنت است
چنانچہ بالا گذشت اگرچہ الہام ظنی ست و آن اعلام قطعی انتہی اور شیخ عبد الحق رحمہ اللہ مدارج النبوۃ مین
لکھتے ہین کہ اگر خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات قسم احکام سے سُنی اُسپر عمل نکرے
لیکن اُسمین یہ وجہ نہیں کہ رؤیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شک ہووے بلکہ یہ سبب ہے کہ خواب
دیکھنے والے کا ضبط مفقود ہے پھر اس کے بعد لکھتے ہین کہ مراد ہماری احکام شریعہ سے وہ احکام ہین
جو قرار دادہ دین کے خلاف ہوں اور اگر وہ ایسے نہیں تو اُن کے قبول کرنے میں کسی کا بھی خلاف
نہیں عبارت یہ ہے و مراد احکام شرعیہ کہ مخالف قرار دادہ دین ست والا بعضی علوم کہ نہ ازین قبیل
باشد در قبول آن و عمل بدان خلافی نخواہد بود و بسیارے از محدثین تصحیح احادیث کہ مروی است
از حضرت وی نمودہ عرض کردہ کہ یا رسول اللہ فلان این حدیث از حضرت تو روایت کردہ است پس
فرمودہ آنحضرت نعم او لا و در رویت کہ در تیقظ است بعضے مشایخ نیز ہمچنین استفادہ علوم نمودہ اند
اور اسیطرح مفسر روح البیان نے بھی لکھا ہے کہ بہت علما نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث حاصل
کی ہین عالم رویا مین جب یہ حقیقت کشف و منامات اولیا کی ظاہر ہوئی تو معلوم کرنا چاہیے کہ جب اہل
مکاشفہ نے عمل مولد سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوش پایا اور انوار الٰہی مجلس میں دیکھے اور بعض
مشرف بزیارت ہوئے عین مجلس میں اور بعضوں کو منام میں فرمایا کہ ہم بھی وہان آتے ہین اب ہم
اس کشف و منام کو جب پیش کرتے ہین شریعت پر تو نہین پاتے ہم اسکو مخالف قرار دادہ دین متین کی اسلیے
کہ مجلس کا مکان لابد کوئی ٹکڑا زمین کا ہوگا پس داخل ہوگا وہ اقطار الارض میں اور اقطار ارض میں آپ کا
چلنا پھرنا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث و آثار سے ثابت کیا ہے پس مضمون اس مکاشفہ کا ایک حصہ
اور فرد ہوا افراد و حصص مضمون حدیث سے اور مخالف نہوا کسی حکم کا احکام قرار دادہ دین سے اس لئے
مقبولین اُمت محمدیہ نے اُس کو بالراس و العین قبول کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی لکھدیا
کہ جب کوئی صاحبدل ذوق شوق سے ہمت لگاتا ہے تو حضرت بھی اُسکی طرف نزول فرماتے ہین

اگر کوئی کہے روح مبارک کو خبر ہو جاتی علم غیب ہے جواب دو وہ کسیکو نہیں ہوتا سواے اللہ تعالیٰ
کے فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ نمل میں قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور نیز حکم کیا اللہ
تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورہ اعراف میں کہ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں
سے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء اگر جانتا میں غیب کو بہت حاصل کرتا میں منفعت
اور نہ پہنچتا مجکو نقصان جواب اسکا یہ ہے کہ اگر آپ صاحبوں کو ان آیتوں پر ایمان ہے تو مبارک ہو
بہت اچھی بات ہے لیکن چاہیے کہ دوسری آیتوں کو بھی سچ جانو سورہ آل عمران میں ہے وما کان
اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنی اللہ یوں نہیں کرتا کہ تمکو خبر دیوے غیب
کی لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں جسکو چاہے اور سورہ جن میں ہے عالم الغیب فلا یظہر
علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اپنے غیب کی بات کسی کو نہیں
کھولتا مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول اب چاروں آیتوں کے ملانے سے اہل سنت والجماعت کا جو مسئلہ اعتقادی
ہے وہ کھلتا ہے یعنے اصل عالم الغیب اور علام الغیوب اللہ تعالےٰ ہے زمین و آسمان میں کوئی ایسا
نہیں جو یقینی طور پر کسی بات کو بے تعلیم و الہام حق جان لے ہاں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے برگزیدہ

رسولوں کو جو چاہے خبریں غیب کی بتا دیتا ہے پس جو شخص یوں کہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کچھ بھی غیب کی بات نہیں جانتے وہ منکر ہوا اللہ تعالےٰ کے کلام کا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے چھانٹ
لیتا ہوں واسطے اخبار غیبی کے جسکو چاہتا ہے اور نیز منکر ہوا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ مشکوٰۃ
کے باب المعجزات میں روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے کہ نماز جماعت پڑھائی ہمکو رسول صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فجر کی اور منبر پر چڑھ گئے ہمکو نصیحت فرمائی یہاں تک کہ ظہر کا وقت آیا تب اترے منبر سے
اور نماز پڑھی پھر چڑھے منبر فرماتے رہے نصیحت پھر عصر کا وقت آیا گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر
چڑھے منبر پر یہاں تک کہ چھپ گیا سورج اس دن بتا دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ ہونیوالا
تھا قیامت تک اب ہم میں زیادہ عالم وہ ہے جسکو اس دن کی زیادہ باتیں یاد ہیں روایت کی یہ
حدیث مسلم نے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بہت خبریں غیب کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں
اور حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے کوئی شے نہ چھوڑی قیامت تک ہونیوالی جو ہمکو نہ بتائی
اور ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کا اس عالم سے تشریف فرما ہوئے اور ہمکو بتا گئے ہر خبر اگر